سوال

(80) نمازی کے لیے سترہ کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازی کے لئے سترہ کی کیا حیثیت ہے، اگر کوئی دانستہ سترہ کے بغیر نماز پڑھتا ہے تو کیا شیطان اس کی نماز کو قطع کردیتا ہے، نیز سترہ اور نمازی کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث کے الفاظ سے نمازی کے لئے سترہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''صرف سترہ کی جانب ہی نماز پڑھو۔'' [صحیح ابن خزیمہ: ۸۰۰]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اوراس کے قریب ہوکر کھڑا ہو۔'' [مسند امام احمد، ص: ۴۰۴، ج ۳]

اور سترہ رکھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ مبادا شیطان انسان کی نماز کاٹ ڈالے۔ [مستدرک حاکم، ص: ۲۵۱، ج ۱]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سترہ کا اہتمام واجب ہے، البتہ جمہور اس کے استحباب کے قائل ہیں۔ پھر سترہ اور نمازی کے درمیان کم ازکم تین ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں داخل ہوکر نماز پڑھی تو دیوار کعبہ اور آپ کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ [مسند امام احمد، ص: ۱۳، ج ٦]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار قبلہ کے درمیان ایک بکری گزرنے کا فاصلہ تھا۔ [صحیح بخاری، الصلوٰة: ۴۹۶]

دوران جماعت صرف امام کو سترہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کو سترہ کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ''امام کا سترہ ہی مقتدی کا سترہ ہے۔''

مسجد میں اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں نمازی حضرات کا فرض ہے کہ وہ کسی دیوار، ستون یا کسی نمازی کے پیچھے ادا کریں، اس کے لئے چھوٹے چھوٹے سترے بنا کر مسجد میں رکھنے کی ضرورت نہیں، یہ محض تکلف ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:124